البقرۃ ؛ 274

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَ النَّہَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً

(جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہیں رات اور دن میں، چھپا کر اور ظاہر)

ترتیب ← بِالَّیۡلِ (رات) ← سِرًّا (چھپا کر)

النَّہَارِ (دن) ← عَلَانِیَۃً (ظاہر)

یہاں اِن ساری انفاق کی آیات کا اختتام ہو رہا ہے۔ اور اختتام پر ایک خلاصہ کر دیا گیا ہے۔ پہلی آیتوں میں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے پر اُبھارا گیا۔ اور بتایا گیا کس کس پر خرچ کرو، کیسے خرچ کرو، خرچ کرتے وقت کیا نہ کرو۔ خرچ کرنے کا طریقہ بتا دیا گیا۔ اور جن لوگوں کو یہ بات صحیح سمجھ آتی ہیں وہ خرچ کرنے لگتے ہیں پھر وہ نہ رات دیکھتے ہیں اور نہ دن دیکھتے ہیں۔ وہ نہ خفیہ صدقہ دیکھتے ہیں اور نہ ظاہری صدقہ دیکھتے ہیں۔ انھیں جو بھی موقع ملے، جب کبھی موقع ملے وہ ہر حال میں صدقہ کرتے رہتے ہیں۔

چونکہ یَا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا (اے لوگوں جو ایمان لائے ہو خرچ کرو) کہا گیا یعنی ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے۔ اسلیے جن کو اللہ نے مال دیا ہے، اُنکی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ دوسروں پر خرچ کرے۔ اور صرف رمضان اور مخصوص موقع پر ہی خرچ نہ کرے۔ اگر کسی کو رات کے وقت ضرورت ہے تو دن ہونے کا انتظار نہ کرے۔ اور اگر دن کے وقت کسی کو ضرورت ہے تو رات کا انتظار نہ کرے۔ ظاہر اور چھپا کر ضرورت کے مطابق صدقہ کرے۔ گویاں ہر حال میں ہر وقت (زمان) اور ہر جگہ (مکان) خرچ کرے۔ کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

المنافقون:١٠ ← "اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اُس میں سے (میری راہ میں) خرچ کرو۔ اِس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور پھر وہ کہے کہ: اے میرے رب! تُو نے مجھے تھوڑی سی اور مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں صدقہ دیتا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا"۔

فَلَهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ

(تو اُن کے رب کے ہاں اُن کے لیے اجر ہے۔ نہ انھیں کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

ایسے لوگوں کا اجر اللہ کے ہاں محفوظ ہیں۔ انھیں اجر ضائع ہونے کا خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہونگے یہ سوچ کر کہ کاش ہم نے ہماری زندگی میں صدقہ کیا ہوتا تو اچھا ہوتا۔ اِس کے برعکس اگلی آیتوں میں سودی کاروبار والوں کے بارے میں آرہا ہے جن کا مال محفوظ نہیں ہوتا اور انہیں مال ضائع ہونے کا خوف لگا رہتا ہے اور دیئے یا لیئے گئے سودی مال کا غم لگا رہتا ہے۔

غور و فکر اور خلاصہ

آیت 261 سے 274 تک خرچ کرنے کے بارے میں ہیں۔ شروعات اور آخر میں بھی کچھ مشترک (Common) باتیں ہیں۔ شروع میں 261 میں کہا گیا "خرچ کرنے والوں کی مثال ایسی ہیں جیسے ایک دانے سے سات سو دانے نکلے" پھر 262 میں کہا گیا "ایسے لوگوں کا اجر اُن کے رب کے پاس (محفوظ) ہے اور انھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے"۔ آخر میں 274 میں کہا گیا "جو لوگ خرچ کرتے ہیں ... اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس (محفوظ) ہے اور انھیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے"۔
شروعات میں اور آخر میں اجر ملنے کی بات کہہ کر خرچ کرنے کا شوق دِلایا گیا۔ اور بتایا گیا کہ جو کچھ تم خرچ کروگے وہ تمہارے اپنے ہی فائدے کے لیے ہیں کیونکہ خرچ کرنے کے بعد تمہیں مستقبل کا خوف نہیں ہوگا اور ماضی کا غم نہ ہوگا۔

263 ← کہا گیا کہ "نرم بات کہنا اور معاف کرنا اس صدقہ سے بہتر ہے جسکے بعد تکلیف دی جائے" یعنی دیتے وقت اچھی بات کرکے دو۔ اپنے بات کرنے کے طریقے کا خیال رکھے۔

264 ← ایسے لوگوں کی مثال دی گئی جو اپنے صدقات کا اجر ضائع کرتے ہیں۔

265 ← ایسے لوگوں کی مثال دی گئی جو صرف اللہ کی رضا کے لیے صدقات دیتے ہیں۔ یعنی صدقات دیتے وقت نیت خالص اللہ کے لیے ہو تو صدقات قبول ہونگے اور اگر نیت اللہ کے لیے نہ ہو تو صدقات قبول نہیں ہونگے۔

266 ← نیک اعمال کی لمبے عرصے تک حفاظت کرنے کے بعد آخر میں اُسے ضائع کر دینے کی بات کی گئی۔

267 ← کہا گیا "پاکیزہ مال دو خبیث مال نہ دو"۔ یعنی عمدہ مال ہو۔ اُسکی کوالٹی (Quality) اچھی ہو۔ اور خبیث مال دینے کی بات تو دُور اُسے دینے کا خیال بھی نہ کرے۔ اسلیے صدقہ کرتے وقت یہ سوچے کہ یہ صدقہ ہم خود کو دے رہے ہیں اور یہ ہماری ہی طرف واپس آنے والا ہے۔

268 ← شیطان فقیری سے ڈراتا ہے اور فحاشی کا حکم دیتا ہے۔ اور اللہ مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ یعنی شیطان کے وسوسوں میں نہ آؤ۔

269 ← جسے حکمت ملتی ہے اُسے بہت بڑی بھلائی ملتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنا مال ضائع نہیں کرتا، وہ اپنا مال جمع کرکے نہیں رکھتا بلکہ اچھی جگہ، اچھی چیز لگاتا ہے تاکہ اُسے آگے اچھی چیز ہی واپس ملے۔

270 ← جو بھی تم خرچ کرتے ہو اللہ کو اسکا علم ہے۔ خواہ وہ ذاتی ضرورت پر خرچ کر رہے ہو یا کسی اور پر خرچ کر رہے ہو۔ حلال میں خرچ کر رہے ہو یا حرام میں۔ وہ چاہے فرض صدقات ہو یا نفلی ہو۔

271 ← ظاہر کرکے یا چھپا کر بھی صدقہ کر سکتے ہیں بشرطیکہ نیت خالص اللہ ہی کے لیے ہو۔ صدقات دینے کا فائدہ یہ ہوگا کہ تم سے تمہارے کچھ گناہیں مٹا دیئے جائینگے۔

272 ← اُن کو بھی دو جو ہدایت پر نہیں ہیں۔ اور نیت اللہ کا دیدار چاہنا ہو۔ جو بھی تم خرچ کروگے اس کا فائدہ تمہیں ہی ہوگا۔ اِس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائیگا۔

273 ← کہا گیا کہ "جو خود سے ہو کر نہیں مانگتے انھیں بھی دو"۔ یعنی نہ مانگنے والوں کا بھی خیال رکھے۔ خاص طور اُن لوگوں کو دو جو دین کے کاموں میں ایسے مشغول ہیں کہ انکے پاس دنیا کمانے کے لیے وقت نہیں۔

274 ← ہر طرح سے خرچ کرو۔ رات کو کرو، دن کو کرو، چھپا کر کرو، دکھا کر کرو۔ جیسے بھی ضرورت ہو ویسے کرو۔ اور جسطرح اپنی حیثیت کے مطابق کر سکتے ہو اُس طرح سے صدقہ کرو۔ کیونکہ کبھی کبھار کچھ طریقے ممکن نہیں ہوتے۔

خرچ کرنے کی آیات کا اختتام بھی بڑا خوبصورت ہے وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ
(اور نہ انھیں کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے)
آج ہماری سوسائٹی میں اکثر لوگوں کو خوف اور غم ہی زیادہ ہوتا ہے۔ کچھ لوگ خوف کے شکار ہوتے ہیں اور کچھ لوگ غم کے شکار ہوتے ہیں۔ اِن دونوں چیزوں سے نجات اُس وقت ہی ہو سکتی ہے جب ہم اِن آیات پر عمل کرینگے۔ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اِن احکام کے خلاف ہی عمل کرتے ہیں۔